معین الشعرا
تالیف
جناب میر محمد علیخانصاحب ناظم

۱۳۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

ایک زمانے سے یہ تمنا دلنشین تھی کہ اُردو زبان کے متعلق کوئی ایسی کتاب لکھی جائے کہ جسکی عبارت نہایت سلیس اور ضروری قواعد کی کل عام فہم ہو اور ہمارے آج کل کے

سے نئے شاعرون کیلئے جو علم عروض سے ناواقف ہین
چند کثیر الاستعمال بحور کی تقطیع کرنیکا طریقہ بہی لکہا دیا جاتا ہے
لیکن یہہ میرا ارادہ ہی ارادہ تہا کل امر مرہون
باوقاتہا۔ ابتک اسکے ظہور کا موقع نہ ملا۔ اندنون
چونکہ ہمارے آقائے ولی نعمت سلطان ابن السلطان
خاقان ابن الخاقان اعلیحضرت حضور پرنور آصف جاہ
مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ فتح جنگ
ہز ہائینس نواب میر محبوب علیخان بہادر۔ جی۔
سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ سلطان دکن
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی چالیسوین سالگرہ یعنے
جشن جوبلی کی خوشی مین ہر شخص اپنے حسب حوصلہ

حصہ لے رہا ہے - کہین گلدستے چھپ رہے ہین -
کہین مشاعرے ہو رہے ہین - اور حیدرآباد کے وزیر اعظم
ہز اکسلنسی یمین السلطنت راجہ راجایان سر مہاراجہ کشن پرشاد
کے - سی - آئی - ای - دام اقبالہ کی توجہ بھی اسطرف
زیادہ مبذول ہے کہ جہانتک ہو سکے علم اور زبانکی ترقی
اسلئے مین نے خیال کیا کہ اسوقت مین بھی کوئی رسالہ
طبع کر دون تو شاید میرے فخر اور یادگار کا باعث ہوگا ۵
اب مین اپنی چند روز کی کوششون کا مجموعہ
پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون - معزز ناظرین سے قوی
امید ہے کہ میری غلطیون اور خطاؤن سے قطع نظر فرما کر خذ ما
صفا ودع ما کدر پر عمل فرمائینگے - وباللہ التوفیق

دیدہ از مسئلۃ التحقیق

خاکسار ناظم عفی عنہ

قبل اسکے کہ اصل کتاب شروع کیجائے اپنے اُستادونکے چند شعر تیمناً وتبرکاً لکھنے ضرور ہین۔ ابتدا مین مجکو اپنے والد عالیجناب ابو الفضائل نواب میر محمد صبغتہ اللہ خان بہادر ناصر سے تلمذ حاصل تہا جب انہون نے شاعری ترک کی تو فرمایا کہ اب کسی اور اُستاد کو ڈہونڈہ لو۔ میرے ایک دوست نے

استاد مسلم الثبوت امیر الشعرا حضرت مولانا
ترکعلیشاہ صاحب ترکی نور محلی کی تعریف کی اور کہا
کہ "فارسی غزل دکھائی ہو تو انہین دکھائے - آج انکا
ثانی دکن مین تو نہین ہے" چنانچہ مین نے حضرت ممدوح
کی شاگردی اختیار کی ۔ اردو کیلئے میرے ماموں عالیجناب
نواب صولت جنگ بہادر نے فرمایا کہ میرے استاد فصیح الملک
دبیر الدولہ ناظم یار جنگ بلبل ہندوستان جہان
استاد نواب مرزا خان بہادر داغ دہلوی سے
تلمذ حاصل کرو۔
۱۳۲۲ ہجری کے آخری مہینون مین مین نے
نواب ممدوح کی شاگردیکا شرف حاصل کیا اور اپنا

اردو کلام انکو دکھانا شروع کیا۔ حضرت نے میری
بڑی توقیر کی میرے تخلص کی دیر تک تعریف کرتے رہے
اور مجھکو اپنے عزیز شاگردوں مین شمار کرنے لگے۔ مگر افسوس دو ڈھائی
مہینے گذرے تھے کہ حضرت کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ
وانا الیہ راجعون۔ اس عرصہ مین صرف چودہ پندرہ
غزلونکی اصلاح ہوئی۔ ع روئے گل سیر ندیدیم و
بہار آخر شد۔ من اولہ۔

حضرت ناصر مدظلہ والد مولف

ہر دم ہے تصور یار ترا — حاصل ہو ہمین دیدار ترا
ہے محمد کہین کہین محمود — کیا ستودہ ہے نام احمد کا

ولہ

دور یار را ناصر او اند حقیر — از ریا آنکس کہ جوید نام را

سخنان شب وصال بہجر ـ ولہ ـ بہر عشاق ہجو اوراد است

جہوٹ کہنے سے جنکو عار نہین ـ اُنکی باتون کا اعتبار نہین

حضرت نیّرؔ مدظلہ اُستاد فارسی مولف

آن سرو خوش خرام بخاک مزار من ـ ابرو کشیدہ آمد و دامن کشیدہ رفت

جفا اگرچہ بود رسم دلبران لیکن ـ ولہ ـ نہ آنقدر کہ شود خاک عاشقان برباد

خونم ز تیغ او نہ بصیقل شود جدا ـ ولہ ـ رنگ حنا ز دست نشستن نمی رود

زشت پوشیدہ بماند بلباس نیکان ـ ولہ ـ تلخ بادام چو در پوست شیرین بادام

روزنے برزن و ذرہ دید چو بسمل ـ ولہ ـ خون جگر کہ در شب غم نوش کردہ ایم

حضرت داغؔ مرحوم اُستاد اردوی مولف

یون تو دم بہر ہمین آتا نہین [illegible] ـ جب تصور مین وہ آتے ہین تو گم جاتے ہین

قیامت کی مری آہین غضب کے میرے نالے ہین ـ ولہ ـ کلیجہ دیکھیے اُنکا جو اُنکے سُننے والے ہین

بات کرنی بھی نہ آتی تھی تمہیں … یہ ہمارے سامنے کی بات ہے

رنج کی جب گفتگو ہونے لگی … آپ سے تم تم سے تو ہونے لگی

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہہ دو … کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے
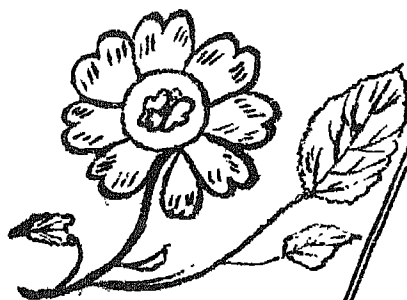
مصدر کا بیان

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم مشتق ہون۔
اردو مین اُسکی علامت (نا) ہے جیسے آنا۔ جانا۔
خریدنا۔ قبول کرنا۔

مصدر کی دو قسمین ہین وضعی۔ غیر وضعی
وضعی وہ ہے جسکو اہل زبان نے بنایا ہو جیسے
پڑہنا۔ لکہنا۔ ہنسنا۔ بولنا اور غیر وضعی وہ ہے جو اور
زبانون کے الفاظ مین علامت مصدر بڑہا نیسے بنجائے
جیسے بدلنا۔ خریدنا۔ قبولنا۔ یا اسم جامد اسم صفت
ہندی کو مصدر بنالین جیسے پتیانا۔ گرمانا۔ یا گرم کرنا۔
باعتبار فاعل اور مفعول کے مصدر کی دو قسمین ہین لازم

متعدی ۰ لازمی وہ ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے جیسے اُٹھنا - بیٹھنا - اور متعدی وہ ہے جو فاعل پر تمام نہو بلکہ مفعول کا بھی محتاج رہے جیسے دینا - دکھانا - سنانا ۰

مصدر متعدی کی دو قسمین ہین معروف مجہول ۰ معروف وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہو مجہول وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہو ۰ مجہول بنانیکا طریقہ یہہ ہے کہ ماضی مطلق کے پہلے صیغہ مین لفظ جانا زیادہ کردین جیسے کہا یا جانا - پیا جانا ۰

فائدہ مصدر کبھی امر کے معنے مین بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے (مومن) اتنا ہی نہ گھبرانا راحت مین فین ...

گھر مین مرے رہجانا آج اور بھی کل جانا (ایضاً)

دیکھنا کس حال سے کس حال کو پہنچا دیا ﴿ بخت

تیرے عاشقون سکے نارسا کہنے کو ہین (داغ)

نکلا جدہر وہ شوخ ہوا شور دیکھنا ﴿ دلکو چہپا کے

کوئی ادہر سے نکل گیا •

علامت مصدر کے بعد لفظ (کا) ہو تو مستقبل

کے معنے ہونگے جیسے ؎ چل نہین سکنے کا ہرگز یہی

اٹکہیلی کی چال ﴿ پاؤن مین موچ آئیگی کبک ایسی

ٹہوکر کہائیگا • یعنے چل نہ سکیگا • مگر یہہ ہمیشہ

نفی کے ساتہہ آتا ہے •

مصدر دوسرے فعل کے ساتہہ مرکب ہو تو

کبھی اسکی علامت حذف بھی ہوتی ہے جیسے (رند)
نظرِ لطف بھی تم جانتے ہو خوش چشمو ؛ یا فقط آنکھ ہی
غصہ کی دکھا آتی ہے - (ایضاً) فاتحہ رند کی تربت پہ
پڑھو پھول چڑھاؤ - کیا تمہیں شمع ہی مرقد پہ چلا آتی ہے
(اسیر) جیتا ہوں تو کہتے ہیں یہ کس کام کا جینا ؛
مرتا ہوں تو کہتے ہیں تجھے مر نہیں آتا ؛ (غالب)
ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں ؛ ورنہ کیا بات
کر نہیں آتی ۔ لیکن اب فصحا نے اس طرز کو ترک
کر دیا ہے ۔

مصدر خبر واقع ہو اور اسکی مبتدا مونث ہو تو
مصدر کا آخری حرف یائے معروف سے بدلجاتا ہے

جیسے (صبا) اب تو میرے حال پر لطف و کرم فرمایئے
ہو چکی ہوتی جو تھی جور و جفا دو چار دن (ناسخ) خواب لیکن
وہ آنیکا کیون نہ اب کرے وعدہ ٭ یعنے کب جدا ابھی
ہین مجکو نیند آئی ہے (داغ) بات کرنی تو بار ہے مجکو
بات سننے کا بھی دماغ نہین۔ مگر اس تبدیل کیلئے
دو شرطین ضرور ہین - اوّل یہہ کہ مصدر امر کے
معنے مین نہ برتا گیا ہو جیسے (نسیم) بیجا نہ اسے
تو جان لینا ٭ آسان ہے یہان ہی جان دینا ۰
دوم یہہ کہ مبتدا اور خبر مین حرف اضافت ہو
جیسے (وزیر) کب گوارا ہے پہننا ملگجی پوشاک کا ٭
ہو گئے ڈھیلا ضعف سے اُترے یہہ جامہ خاک کا ۰

(نسیم) انسان و پری کا سامنا کیا ٭ مٹھی مین
ہوا کا تہامنا کیا ۔ لیکن دہلی والے ہمیشہ اس
قاعدے کے پابند ہین اور لکھنو والون نے کبھی پابندی
کی ہے جیسے (امانت) سرشک دیدہائے تر سے
دہو ڈالونگا عصیان کو ٭ انہین چشمون سے ایدل
آبرو چشم مین پانی ہے ۔ (نسیم) جانا کہ یہہ زلف کف
مین لینی ٭ ہے سانپ کے منہ مین انگلی دینی ۔ اور کبھی
خلاف کیا ہے جیسے (وزیر) آمادہ ہون پہر کہین تو یہہ شکستگی
قلقل کی صدا مجکو سنانا نہین اچہا ۔ (نسیم) گہبرایا تو
دیکہہ قیدخانہ ٭ آسان نہین کڑی اٹھانا ۔
اسیطرح جمع مین بہی تبدیل ہوتی ہے

جیسے (وزیر) اُسنے دروازہ کیا تھا بند گر اسے تیرآہ؎
سیکڑون روزن بنانے تھے تجھے دیوارین ٭

فائدہ حرف اضافت واحد مذکر کیلیے - کا - جمع مذکر
کیلئے - کے - اور واحد وجمع مونث کیلئے - کی - ہے
جیسے (وزیر) جسم کو جنبش نہین ہوتی ہے بے تحریک
روح ؎ پاؤن سے راکب کے چلتا ہے پہر مرکب
خاک کا (ناسخ) دوستون کے سر کیئے چن چن کے
مقتل مین قلم ؎ چشم بینا ہے ہر اک جوہر تری شمشیر کا
(ایضا) آوارہ یون ہوا وہوس مین ہین پہرتی ؎ جس
طرح اُڑتی پہرتی ہے بڑہیا مدار کی (وزیر) مشکلون
سے یار کی دیوار مین روزن بنے ؎ کی ہین شیشے نشتر

سے تین ہمارا کی • میرا ۔ میرے ۔ میری ۔ تیرا ۔ تیرے
تیری ۔ بھی انہیں حروف کی تبدیل ہے ۔ لیکن واحد
تبدیلی حالت مین جمع مذکر کا مشابہ ہوتا ہے جیسے اس
یا میرے لڑکے کو بلاؤ • بخلاف دوسرے حروف اضافت
جیسے اسکے لڑکون نے اسکی لڑکی کا اور انکی لڑکیون پر وغیرہ

اسم کی تذکیر و تانیث کا بیان

اسم کی دو قسمین ہین مذکر ۔ مونث • جاندار
جنکے جوڑے ہوتے ہین ۔ مذکر و مونث حقیقی ہین جیسے
مرد ۔ عورت ۔ شیر ۔ شیرنی ۔ بکرا ۔ بکری • بیجان
مذکر و مونث غیر حقیقی کہتے ہین ۔ جسکی دو قسمین ہین
سماعی ۔ قیاسی • سماعی وہ جسکے لئے کوئی قا

معتبر نہو بلکہ اہل زبان کا تتبع کیا جائے جیسے چاقو - قلم - کاغذ - تخت - لشکر - آسمان - شہر وغیرہ مذکر اور فوج - کتاب - دوات - میز - بھیڑ - سرکار - تلوار - جاجم - زمین - خاک وغیرہ مونث - قیاسی وہ جو قیاس یا قانون پر مذکر و مونث ٹہرایا جائے جیسے کہانا مذکر - روٹی مونث - تحمل مذکر - تعظیم مونث ۔

اردو والون نے چند قاعدے اور بہی موضوع کئے ہین - جنسے تذکیر و تانیث مین فرق معلوم ہوتا ہے

مذکر

جس لفظ کے آخر مین ہمزہ یا الف مقصورہ ہو وہ مذکر ہے جیسے کہانا - دعوے - صحرا - دریا - سوا قبا -

سنرا - اور آسیا وغیرہ کے (گویا) ہین فقیری مین بھی
خوش چشموں کے ہم بستر رہا ہو بستر اپنے بنایا ہے ہرن کی
کھال کا ۔ مگر شرط یہہ ہے کہ الف عربی مصدر یا حاصل
بالمصدر کا سوا تماشا - تقاضا وغیرہ کے دعا و تمنا وغیرہ
کیطرح یا عربی اسم تفضیل مونث کا جیسے عقبیٰ
عظمیٰ - کبریٰ وغیرہ ہو ۔

جس لفظ کے آخر مین (ہ) ہو وہ مذکر ہے جیسے
مسکہ - سورہ - پردہ - پرورده - مباحثہ - محکمہ - بندہ - سوا
مادہ وغیرہ کے (گویا) یہہ اشارہ کر رہا ہے ہمکو حلقہ
دام کا ہے کف صیاد مین دانہ تمہارے نام کا ۔ مگر
شرط یہہ ہے کہ (ہ) علامت تانیث عربی کی ہو جیسے

ملکہ ـ ممدوحہ ـ والدہ ـ مخدومہ ؛

اللہ تعالےٰ کے ـ فرشتون کے اور بہشتون کے نام

خواہ عربی ہون یا فارسی یا ہندی سوا انکے جنکے ساتھہ

لفظ مونث ترکیب پایا ہو جیسے لیلۃ عید ـ لیلۃ القدر وغیرہ اور

ملکون ـ شہرون اور مقامون کے نام سوا انکے جنکے

آخر مین یاے معروف ہو جیسے دہلی وغیرہ مذکر

ہین ؛

کسی جماعت یا قوم کیلئے مستعمل ہونے والے الفاظ

گو اُس مین مونث بہی ہون مذکر ہین جیسے مسلمان ـ گبر ـ

ہندو وغیرہ (صبا) اک نال سے ہی تری آنکہون کے

قرین ہے ؛ اچھے رہے ترکون مین بہی ہندو لتا آیا ہ

(نسیم) صحبت کو اثر ہے یہہ یقین کیجے کیونکر ؛ خاصیت بت ایک برہمن نہین رکہتا ۰

جو لفظ کہ معشوق کیلئے مستعمل ہو مذکر ہے ـ گو بذات خود مونث ہو

(صبا) مثل دیوانہ بہت شاہد آئی کف لاے ؛ وہ پری سیر کو جسدن لب دریا نگیا (ایضاً) وہ پری مجہہ فقیر کا نہوا ؛ نقش جب نقش بوریا نہوا (ایضاً) شاید کہ وہ پری ہے کہین مسکرا رہا ؛ بجلی چمک رہی ہے بہت آسمان پر ۰ (برق لکہنوی) بعد مردن نقش الفت نے اثر پیدا کیا ؛ وہ پری رونے لگا تعویذ تربت دیکہکر (امیر) میرے سیاہ خانے مین شب کو وہ حور تہا ؛ پتلی کیطرح پردۂ ظلمت مین نور تہا (داغ) وہ رشک حور شبکو کہین گہر گے

رہگیا ؛ کوئی فرشتہ کا نہین میرے یہہ کہہ گیا (ایضاً) شتو نسے بہی نہ وہ حور شمائل آیا ؛ کس جگہ آنکہہ لڑی ہائے کہان دل آیا۔ لیکن رند نے اسکے خلاف مین کہا ہے (رند) کریگا عشق تصرف تو دیکہنا وہ پری ؛ پیادہ گہر سے کہلے سر برہنہ پا آئی (ایضاً) دل بیمار شفا ہوگی ہراسان نہو ؛ بال کہولے ہوے وہ حور دعا کرتی ہے (ایضاً) چڑہاؤنگا گل گور مجنون پر اسے رند ؛ نظر جب وہ لیلی شمائل پڑیگی۔

جو الفاظ کہ بان ۔ پن ۔ زار ۔ ستان وغیرہ سے مرکب ہون یعنے جو فارسی قانون کے موافق ترکیبی اسم فاعل واسم مفعول وظرف زمان وظرف مکان وغیرہ

بنتے ہوں مذکر ہیں (وزیر) گلی تیغ وسپر باندہے پہرا
کرتا تھا وہ ظالم ؛ لڑکپن ہی تہا خالی ستم سے میرے قاتل کا
(ناسخ) نخل ماتم کے سوا کچہہ بہی نہوتا ہرگز ؛ میرے اشکو
جو سر سبز گلستان ہوتا (گویا) گیا ہو گا گلگشت کو جبکہ
وہ گل ؛ تو گلزار پہولا سمایا نہوگا (وزیر) اپنے دروازے
زنجیر سے باندہے میرے ہاتہہ ؛ اب تو درکار نہ کوئی
اُسے دربان ہوگا (رند) اُس ترک شہسوار کو ہے جیسے
ذوق صید ؛ خالی شکار بند نہ نخچیر سے ہوا (نسیم)
جب اٹھتا ہے مرے سینۂ سوزان سے دہواں ؛
آسمان اسکو سمجہتا ہے کہ ہمزاد آیا ۔
جس لفظ کے آخری حرف کے پہلے الف ہو وہ مذکر ہے

جیسے ارمان سے پیکان سے جہان سے نام سے دبا ؤ سے دکھا
ٹھہراؤ (امیر) دیدۂ بسمل پہ حیرانی سے ٹپکی باندہ دی ٭
مرتے دم نظارۂ قاتل کا ارمان رہگیا (ایضاً) شکر کی
جا ہے پڑی سینہ شگافی کی امید ٭ جذب دل سے ٹوٹ
قاتل کا پیکان رہگیا (رند) اک جہان دیوانہ اس
زلف دوتا کا ہوگیا ٭ ابتدا ہی مین یہہ سودا انتہا
ہوگیا (داغ) جبتک ہے دل بغلمین ہر دم ہو یاد
تیری ٭ جبتک زبان ہے منہ مین جاری ہو نام تیرا
(ظفر) انداز سے جدہر وہ قدم پاؤن پڑ گیا ٭ کوسون
اودہر دلون ہی کا ٹھہراؤ پڑگیا (ایضاً) دابو سرکن
تم اور ہاتھہ دباؤ کس کا ٭ سب ڈھیل آ گیے ہین تسکو

دبا ہو کس کا ۔ اپنے کوٹھے پہ جو کی آپ نے دیوار بلند
دیکھا اُسے پردہ نشین تھے دکھا ہو کس کا ۔ لیکن [illegible]

جان وغیرہ اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہین ۔

افعال کے وزن پر آنے والی عربی جمع بھی اکثر مذکر
ہوتی ہے جیسے احوال - احکام - آداب - ارباب ۔
القاب - اسباب - اوسان ۔ سوا اوقات وغیرہ کے

ذیل کے وزنون پر آنیوالے عربی مصادر اور اسم بھی مذکر ہین

وزن	شاعر	شعر
اِفعال	داغ	دل لیکے مفت کہتے ہین کچھہ کام کا نہین ۔ اُلٹی شکایتین ہوئین احسان تو گیا ۔
	غالب	وائے گر میرا ترا انصاف محشر مین نہو ۔ ابتلک تو یہہ توقع تھی کہ وان ہو جائیگا ۔

اِفتعال	ناسخ	رات مجکو تیرے آنے سے جو مایوسی ہوئی ؛ انتظار مرگ تھا یا اشتیاق خواب تھا ؛ احتیاط و احتیاج وغیرہ مؤنث ہین
اِفعیلال	داغ	کیون ہوا ناخدا کو اطمینان ؛ ابہی کشتی ہے دور ساحل سے ؛
اِنفعال	گویا	انقلاب عشق آخر چرخ نے دکھلا دیا ؛ یعنے وہ لیلی شمائل بہی مرا مجنون ہوا ؛
تفاعل	اسیر	قیامت ہے بندہی ہے ذبح کے دم آنکہ پیری ؛ رہا دلمین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا ؛
تفعّل	ناسخ	بجا گلشن دہر مین تجدد اب دکہایا رب ؛ ترصد بلبلونکو ہے فصل گل کی آمد کا ؛

″		توجہ توقع تمنا وغیرہ مونث ہیں
فاعل	سالک	ترے غم میں جنوں نے باطن و ظاہر کئے یکساں دل صد چاک سے بدتر ہے عالم جیب و دامان کا
فاعِل	داغ	کچھ تو فرمائیے اس بدمزگی کا باعث ہ آپ ہی آپ یہ رنجش خفگی آپ ہی آپ لیکن اگر یہ اپنے مدلول کا تابع ہوتا جیسے زید عالم تہا ہندہ عالم تہی ۔
فعال	ناسخ	دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا آیا وہیں خیال کسیکی نقاب کا
فِعال	غالب	یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

	مثال مونث ہے اور نقاب مشترک ہے
گویا	مجھ میں اور اسمیں اب ایسا ہے ہجوم اختلاط ۔ دخل ہو سکتا نہیں ہے بیچ میں پیغام کا ۔ جمع و بحث وغیرہ مونث ہیں ۔
ناسخ	پاکان ازل کو نہیں پرواے مربی ۔ عیسیٰ کو خضر رکھیہ نہوا ہے پدری کا ۔ خبر ۔ نظر ۔ سحر وغیرہ مونث ہیں ۔
داغ	مرا ذکر آنسے جو آگیا کہ جہان میں ایک ہے باوفا ۔ تو کہا کہ میں نہیں جانتا مرا دور ہی سے سلام ہے ۔ حرص مونث ہے ۔
ناسخ	غم دیا رنج دیا درد دیا داغ دیا ۔

″	″	ہو سکیں مجھ سے عوض کیا ترے احسانونکے
فعل	ناسخ	سیکڑوں آہن گردوں پر ذکر کیا آواز کا ؎ تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا ؎
فعلان	آتش	ایک عالم میں ہے ہر چند مسیحا مشہور ؎ نام بیمار سے تمکو خفقان ہے کہ جو تہلا ؎
فعلات	ناسخ	ایک کا ہو دشمن جانی نہ کیونکر دوسرا ؎ عرصۂ امکان نہیں میدان ہے یہ جنگ کا ؎
فعلان (فعلا)	ناسخ	نہیں ہے معتقد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہے ؎ ہوا ہے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا ؎
فعول	ناسخ	دکھائی دیگا فلک ایک نیلوفر کا پھول ؎ ہمارے رونے سے جسدم وفور آب ہوا ؎

مفعال	ناسخ	کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہہ بھی عزیزو گر نہین معراج تمکو عرش اعظم کا
مفعل	وزیر	جسم کو جنبش نہین ہوتی ہے بے تحریک روح پاؤن سے راکب کے چلتا ہے یہہ مرکب خاک کا
مفعل	ناسخ	مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا
مفعل	گویا ناسخ	آہ موزون کیسا نہہ نالہ کرون جو مصرع ہے یہہ برابر کا نہ فلک انکو سمجہنا کہ برائے حیدر سات زینونکا کیا خفیہ ہے یہہ پیدا
مفعل	امانت	اٹھایا خاک سے سر اسنے مجہہ خم گشتہ کا جہکر ہوا سید نا مقدر آج اپنے بخت وارونکا
مفعول	گویا	ہے جو مضمون فتنہ انگیز اسمین تیری چال کا

اب زمین شعر میں بھی خوف ہے بھونچال کا	"	"

نوٹ اوزان مذکورہ کے آخر میں اگر یائے معروف ہو تو مونث ہوتے ہیں جیسے ترقی وغیرہ ۰

مونث

جس لفظ کے آخر میں یائے معروف ہو وہ مونث ہے

جیسے پیشانی - انگلی - ٹوپی - روٹی - حویلی - کرسی - چلمچی - گالی ۰ سوائے دہی - گھی - موتی - ہاتھی وغیرہ کے اور پیشہ والوں کے جیسے تیلی - تنبولی یا مذکر حقیقی کے جیسے مالی وغیرہ اور یائے نسبتی و صفتی بھی اس قاعدہ سے خارج ہے جیسے بنارسی - ہندوستانی - کہاری - جلالی - خیالی (آتش)

مصرعہ ذوقِ یار کا ہے ہر سو شور ؛ عجیب لطف کا کہاری

سے ہے جیسے کنواں کنکال ؎

اسم مذکر کے آخر میں یائے معروف بڑہا دیں یا آخری حرف کو یائے سے بدلدیں تو مونث ہو جائیگا عام اس سے کہ وہ یا تصغیر کیلئے ہو یا صفت کو اسم بنانیکے لئے جیسے مرغ ۔ مرغی ۔ گہوڑا ۔ گہوڑی ۔ گڑہ ۔ گڑہی بمعنی قلعہ ۔ پیالہ ۔ پیالی ۔ لال ۔ لالی ۔ خشک ۔ خشکی (ناسخ) تیرے آگے خشک ہو جاتے ہیں کیا میرے ہی ہونٹ ؎ دیکہہ او یاقوت کہ خشکی لب سوفار کی ؎

جس لفظ کے آخر میں یا ہو اور اسکا ماقبل مفتوح ہو وہ مونث ہے جیسے ہئے ۔ سئے ؎

جس لفظ کے آخری حرف کے پہلے یائے معروف ہو

مونث ہے جیسے دلیل - سبیل - کہیر - کھیل - لکیر وغیرہ
کہیر بیائے معروف

سوا انگبین - بیم - تیر - خمیر - دین - شیر اور یقین وغیرہ کے

اور سوا انکے جو مذکر حقیقی کیلیے مستعمل ہیں جیسے پیر یعنی

مرشد ۔ اسیطرح تفعیل کے وزن پر آنے والے عربی مصادر

بھی مونث ہیں جیسے تعظیم - تکریم - تحصیل - تحریر - تقریر

توضیح - تخصیص - تفصیل - تکمیل - سوا لفظ تعویذ کے ۔

جس لفظ کے آخر میں ت ہو وہ مونث ہے جیسے قیمت

موافقت - عداوت - مسرت - شدت - کثرت -

خلقت - بات - گھات - سوا حضرت - شربت اور

بت وغیرہ کے اور سوا انکے جنکے آخری حرف کے پہلے

حرف صحیح ساکن ہو جیسے تخت - دانت - دست ۔

جس لفظ کے آخر مین ہندی حاصل مصدر کی ٹ ہو
مونث ہے جیسے سجاوٹ ۔ بناوٹ ۔ گھبراہٹ ۔

عربی جمع جو الف و تا مین آخر ہوتی ہے اور جسکا
واحد مونث ہے مونث ہے جیسے عنایات ۔ کرامات ۔
اوقات ۔ لیکن بعض لفظ مذکر بھی مستعمل ہوتے ہین ۔

جو لفظ کہ الف و سین مین تمام ہو وہ مونث ہے
جیسے آس ۔ گھاس ۔ ناس سوا عربی الفاظ کے جیسے
التماس ۔ راس ۔ قیاس ۔

جس لفظ کے آخر مین الف و ہا ہو وہ مونث ہے
جیسے کاہ ۔ راہ ۔ چاہ بمعنی محبت سوا بیاہ ۔ ماہ ۔ چاہ
بمعنی کنوان وغیرہ کے اور سوا اُسکے جو خاص مذکر کیلئے

مستعمل ہو جیسے شاہ۔

علامت مصدر کے پہلے کاف ہو اور علامت دور کر دیے حاصل مصدر بنجائے تو وہ اسم مونث ہے جیسے چمک ۔ جھنک ۔ جھلک ۔ مہک۔

فارسی اور اردو حاصل مصدر مونث ہیں جیسے بخشش ۔ خواہش ۔ سفارش ۔ کوشش ۔ آزمایش ۔ آمد و رفت نشست و برخاست ۔ گفتگو ۔ جستجو ۔ گفتار ۔ رفتار آسودگی ۔ افسردگی ۔ برداشت ۔ نمود ۔ شست و شو جھڑ ۔ چال ۔ شرک (ناسخ) لطف شراب سے ہے خ ہیں کیا کروں برداشت ساقیا نہیں مجھکو خمار کی الف گوہر گوش صنم کی آب کا ہے یہہ اثر سبزۂ خط نے جو گالو پر نمود آغاز

(صبا) تن کو کیا دہوتا ہے دلکو پاک کر ۰ اے نجس بہہ شست وشو

اچھی نہین ۰ عرش تک نالے ہمارے جائینگے ۰ چہیڑ چرخ

کینہ جو اچھی نہین - لیکن چلن ۰ غیرہ اس قاعدے سے

مستثنٰی ہین ۰

جو اسم کہ جیا کے وزن پر ہو وہ مونث ہے سوا

عصا وغیرہ کے اور سوا اُسکے جو خاص مذکر کیلیے ہو جیسے

گدا ۰ لیکن بہا - دونون طرح مستعمل ہے ۰

نمازون کے نام - جیسے نفل - ظہر - عصر - وقتون کے نام

جیسے صبح - دوپہر - شام - دریاون - ندیون کے نام

جیسے گنگا - جمنا اور کتابون کے نام جیسے گلستان - بوستان

مونث ہین ۰ (اسیر) ہم چھپاتے رہین مے غیر کو دے پیر مغان ۰

اُلٹی اس شہر مین بہتی ہوئی گنگا دیکھی (آتش) تصویر کھینچی
اُسکے رخ سرخ فام کی ٭ اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی ٭

(داغ) جوانی مین نہ کیون اُسے داغ عشق گلرخان ہوتا ٭
کہ طفلی مین پڑہائی تہی گلستان بوستان مجکو ٭ لیکن قرآن

اور وہ اسما بہی جنکے آخر مین ہائے ہوز ہو ٭

اسمائے مصغر مونث ہوا کرتے ہین جیسے لعلڑی

پلنگڑی ۔

جس لفظ کے آخر مین کاف ہو وہ مونث ہے جیسے
اشتعالک ۔ گنجلک ۔ آتشک (صبا) خیال نوک مژہ
نے یہہ اشتعالک دی ٭ شب فراق مین گہنچے رہا
کنار چراغ ٭ لیکن جو مذکر حقیقی کیلئے مستعمل ہو وہ مذکر

جیسے طفلک - مرکب ۔

ہندی الفاظ میں ذیل کے حروف بھی مونث
کی علامتیں ہیں ن - ین - نی - انی جیسے دلہن -
کنجڑن - ڈاین - ناین - ٹھکرانی وغیرہ
حروف تہجی سے ب - پ - ت - ٹ - ث -
ج - ح - خ - ر - ڑ - ز - ژ - ف - ہ - ی مونث ہیں
افعال - افتعال اور انفعال کے وزن پر آنیوالے
عربی مصادر اگر آخر میں الف ہو تو مونث ہیں جیسے
ابتدا - انتہا - التجا - ایذا - سوا ایفا وغیرہ کے ۔
اور الف کے بعد حائے حطی یا ہائے ہوز یا عین مہملہ ہو
تب بھی مونث ہیں جیسے اصلاح - اکراہ - اطلاع ۔

متفرق قواعد

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ ایک ہو جائین تو
ثانی کا لحاظ ہوگا جیسے شبخون وغیرہ مذکر اور سالگرہ - سجدہ گاہ
صاحب سلامت وغیرہ مونث . لیکن آبرو وغیرہ مستثنٰے ہین
لفظ مذکر کسی مونث کا نام ہو تو مونث برتا جائیگا جیسے
ہیرہ - کافور وغیرہ لونڈیون کے نام اسی طرح اسکا عکس
فارسی اسم جنس جاندار کے آخر مین مذکر کی تمیز کیلیے
لفظ نر اور مونث کیلیے لفظ مادہ زیادہ کرتے ہین جیسے
شیر نر - شیر مادہ - گاؤ نر - گاؤ مادہ .

مذکر حقیقی کے آخر مین الف ہو تو حالت تانیث مین
(ی) سے یا (یا) سے بدل جاتا ہے جیسے لڑکا - لڑکی

بوڑہا - بوڑہیا - چڑا - چڑیا - اور کبہی نون کے ساتہہ

بدل جاتا ہے جیسے کنجڑا - کنجڑن ۰

اسم مذکر کے آخر مین یائے معروف یا (ہ) ہو تو

حالت تانیث مین نون کے ساتہہ بدلجاتی ہے جیسے

دولہ - دلہن - تیلی - تیلن - تنبولی - تنبولن - دہوبی

دہوبن ۰

جو اسم جنس کہ ظاہرا تذکیر و تانیث مین مشترک ہو

تمیز کیلئے یائے معروف بڑہا کر مونث بولتے ہین جیسے

ہرن - ہرنی - مرغ - مرغی - کبوتر - کبوتری تیتر

تیتری - یا (نی) بڑہا دیتے ہین جیسے مور - مورنی -

اور کبہی مذکر مین الف زیادہ کرتے ہین جیسے مرغ مرغا ۰

جو اسم جنس کہ نر اور مادہ کیلئے ایک ہی طرح پر بولا جا[ئے]
اُسکو اسم مشترک کہتے ہین جیسے چیل ـ مونث ہے لیکن
مذکر کیلئے بھی یہی کہا جائیگا اور گرگٹ مذکر ہے لیکن نر اور
مادہ دونو کیلئے بولا جاتا ہے ۔

بعض اسم تذکیر و تانیث مین مشترک ہین ـ
لیکن انکو بلبل ـ فکر ـ جان وغیرہ کے قیاس پر مونث
بولنا فصیح ہے ۔

بعض اسمون کی مونث خلاف قیاس آتی ہین[ـ]
جیسے راجہ یا راے ـ رانی ـ ماموں ـ ممانی ـ بھائی
بھابی ـ خان ـ خانم ـ بیگ ـ بیگم ۔

فائدہ جس اسم کی تذکیر و تانیث مین ابہام ہو اُسکا

مذکر برتنا بہتر ہے ۔

اسم کی وحدت و جمعیت کا بیان

اسم مذکر کے بعد علامت فاعل یا مفعول ۔
یا اضافت ۔ یا ظرفیت یا خود اسم ظرف نہو تو اُسکی جمع
لفظاً نہین کیجاتی بلکہ اُسکے افعال ہی سے وحدت و
جمعیت معلوم ہو جاتی ہے جیسے مرد آئے ۔ قالین فروخت ہوے
برتن خریدے تم اپنے اپنے گھر جاؤ ۔ (وزیر) ترک خونریز ہین
آنکھین تو نگہ ہے سفاک ۔ ایک کیا آپکو دیکھا کئی ہرن
دیکھے ۔ سر کہین ہاتھ کہین پاؤن کہین دفن ہوے ۔
ایک عاشق کے تمہارے کئی مدفن دیکھے (صبا)
پھولونکی سیج گرد تہی صبح شب وصال ۔ باسی جو اُسنے

تار اتارے پلنگ پر (اسیر) حشر مین دوستونسے
دوست ملے ۔ مرگ انبوہ جشن عام ہوا ۔ اگر آخر مین
الف یا (ہ) ساکن ہو تو جمع کے وقت یائے مجہول سے
بدل جائیگی جیسے لڑکا - لڑکے - گہوڑا - گہوڑے - بندہ
بندے ۔ اگر اسم کے آخر مین نون غنہ ہو اور اسکا ماقبل
الف ہو تو جمع کے وقت الف یائے مجہول سے بدلجاتا ہے
جیسے کنوان - کنوین ۔

فائدہ دہوان اور کنوان کا الف علاوہ جمع کے
حروف معنوی سے ملنے کی حالت مین بہی یائے مجہول سے
بدل جاتا ہے جیسے ؎ اڑائیگا دہوئین ایکدم مین کیا کیا
چرخ گردان کے ۔ اگر چکر دہوین دیکہے زیر آسمان باندہا

(آتش) رہا ہے چاہ ذقن میں مرا دلِ وحشی ٭ کنوین میں جنگلی کبوتر کا آشیانہ ہوا ۔ لیکن دہوئیں اڑ گئے محاورہ ہے اس معنے میں سوا جمع کے نہیں برتا جاتا ۔

جن الفاظ میں الف و نون جمع کے ہوں بغیر اضافت دوسرے اسم یا صفت کے اسکا استعمال درست نہیں جیسے بہادران زمن ۔ پہلوانان سخن وغیرہ ۔ جوانان آئے پہلوانان لڑے کہنا درست نہیں ۔

اسم مونث کے بعد علامت فاعل ۔ یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا خود اسم ظرف ہو تو اسکی جمع کیلئے (ین) زیادہ کرتے ہیں جیسے عورت ۔ عورتیں ۔ کتاب ۔ کتابیں ۔ ساق ۔ ساقیں ۔ آنکھ ۔ آنکھیں ۔ گائے ۔

گائین - (ناسخ) رانونکی طرح صاف ہین اوس حور کی
ساقین ؞ آئینہ کی رانین ہین تو بلور کی ساقین (ایضاً)
ہین یاد وہ ہیشال آنکھین ؞ کیا ہین تری اوغزال آنکھین
(نسیم) بچھیہ گائین کلیلین کر رہی تھین ؞ بن بن ہری
دوب چر رہی تھین ۔ اگر آخرین یاے معروف ہو تو
الف نون بڑہاتے ہین جیسے لڑکی - لڑکیان - بکری بکریان
ہچکی - ہچکیان - ایڑی - ایڑیان (سالک) ہچکیان
آئین تو دم ونا تھم گیا ؞ اچھے وقت اُسنے ہماری یاد کی
(داغ) مجھے یاد کرنے سے یہہ مدعا تھا ؞ نکل جائے دم ہچکیان
آتے آتے (ناسخ) ایسے پہنچے ہین نہ ایسی ہین بشر کی
ایڑیان ؞ پنجۂ خورشید کے پہنچے قمر کی ایڑیان ۔

جس اسم کے آخر مین علامت فاعل - یا مفعول - یا اضافت
یا ظرفیت یا خود اسم ظرف ہو تو اُسکی جمع واو اور نون سے
ہوتی ہے جیسے ایڑیونکا - ساقون پر - مردون نے -
عورتون مین - کتابونکو - اگر آخر مین الف یا (ہ) ہو تو
گرجائیگی جیسے بندونکو - لڑکون سے ۔
ندا کی حالت مین کوئی اسم ہو اُسکی جمع واو مجہول سے ہوگی
اگر آخر مین الف یا (ہ) ہو تو گرجائیگی جیسے اے مردو - عورتو
لڑکو - بندو - بتو - کبھی حرف ندا کو حذف بھی کر دیتے ہین یا
اگر منادے مفرد ہو تو نہیر مستحسن ہے ۔
فائدہ حروف اضافت اور حروف تشبیہ وغیرہ وحدت و جمع
جمعیت تذکیر و تانیث مین اپنے مضاف اور مشبہ کے موا

ہوتے ہین جیسے زید کا قلمدان - ہندہ کی کتاب - عمرو کی کتابین - شہر مین زید سا عاقل کوئی شخص نہین ہے ہندہ سی بیوقوف کوئی عورت نہین - اچہا لڑکا - اچہی لڑکی - اچہی لڑکیان - بیچارہ مرد - بیچاری عورت بیچارے مرد - بیچاری عورتین ٭

جن الفاظ کے مفہوم پر مقدار یا جنس کا اطلاق ہے انکو جمع کرنا ضرور نہین جیسے گیہون - برسات - مونگ ماش ٭ مگر جب الگ الگ اقسام بیان کرنا ہو تو جمع کر لیتے ہین جیسے (وزیر) زر دیا زور دیا مال دیا گنج دئے ٭ اے فلک کونسی راحت کے عوض رنج دئے ٭ اسیطرح بارشین ہوئین - برساتین آئین - آمون

بچاڑون ۔ دہاتون ۔ وہوپون وغیرہ یا معدود کر نا ہو
جیسے پندرہ ایلچیان ؀
فائدہ مذکورہ قاعدے کی بنا پر ٹہنڈ کی جمع ٹہنڈون اور
وہ کی جمع دودہون کہنا جائز نہیں ہے ۔ اور لفظ سیو یا نکاو
ہین سنا گیا اسلئے اسکو جمع ہی کہنا ضرور ہے ؀
کثرت کی مقدار بیان ہو تو شئے معدود کی جمع کی
ضرورت نہین جیسے (ناسخ) تہی نہ امید رہائی کی دل
سخ کو ؎ لاکہہ زنجیر ترے گیسوئے خمدار کی تہی (آتش) دلکو
ن آنکہون کا دیوانہ سمجہہ صحرا نے ؎ سیکڑون ہی مجہے
ش چشم ہرن دکہلایا (ایضاً) آہ شرر فشان کا برا ہو شب
اق ؎ لاکہو مکان اُس سے ہزارون مکین جلا ؀

فائدہ اسمائے عدد یا اسمائے ظرف کے آخر واو نون علامت جمع بڑہانے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے چارون بہائی آئے ۔ زید اپنے پچیسون روپے لیگیا سیکڑون ہزارون مرگئے ۔ برسون گذر گئے ۔

ایک جملے مین کئی واحد لفظ ہون تو سب بلکہ جمع نہین بنتے (مومن) ہائے اکبار وہ لطف بیٔے ہم چہوڑ دیا ۔ انس و اخلاص و دلاسا و کرم چہوڑ دیا ۔ (ایضاً) دل قابل محبت جانان نہین رہا ۔ وہ ولولہ وہ جوش وہ طغیان نہین رہا (داغ) ہمین خدا نے بہت رنج و غم دیا ۔ اسے داغ ۔ بتون کے دلمین تہوڑا سا رحم ڈال دیا لیکن غالب نے اسکے خلاف بہی لکہا ہے (غالب)

لفظ	قسم	شاعر	سند
اوسان	جمع مذکر	اسیر	آنکھیں ہیں سینے کھولدیں نظارگی لیئے ؛ ہنگام قتل یہہ مجھے اوسان آگیا اوسان آگئے کہنا ہی درست ہے
اوقات	جمع مونث	امیر	دل ہی عاشق کی بڑی کھوٹی عادت ہے ؛ اور کیا ہیچ کاری کی اوقات ہے وقت کی جمع مراد ہو تو جمع مذکر ہے
اولاد	مونث	ایضاً	مضمون سے پس گئے مرا نام ہے زندہ ؛ کس کام کی ہے کام جو اولاد نہ آئی ؛
چراغان	جمع مذکر	ناسخ	شمعیں کافوری جلاتے تھے سو آنکھیں گور پر ؛ دیدۂ غول بیابان سے چراغان ہو گیا
چہل چراغ	مذکر	ظفر	جو سوز عشق سے ہیں ہو گئے داغ داغ جلا ؛ تو جسنے دیکھا یہہ جانا چہل چراغ جلا ؛

لفظ		شاعر	شعر
حور	مؤنث	آتش	دور پہنچا ہے کمال اُسکی صفا کا شہرہ ٭ دیکھنے حورؔ آئینہ رو آتی ہے ٭
خرابات	ایضاً	ظفر	نکلینگے خانقاہ سے جسوقت پھر ہی ٭ ہم ہونگے رند ہونگے خرابات ہویگی ٭
خواص	ایضاً	ایضاً	ٹھرتے ہی نہین ہین آنچ پر سوز محبت کے ٭ رکھے ہین اس ماے نے ہین خواص اجابِ یار رکھا ٭
کرامات	مؤنث	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی ٭ خیر خم کی رہے ساقی تیری خیرات گئی ٭

فعل کی تذکیر - تانیث وحدت اور جمعیت کا بیان

فاعل بے علامت ہو تو فعل تذکیر - تانیث - وحدت ورجمعیت مین اُسیکا تابع ہو گا - فعل لازمی ہو یا متعدی

مفعول با علامت ہو یا بے علامت جیسے زید آیا -
ہندہ آئی - لڑکا روٹی کہاتا ہے - لڑکی پانی پیتی ہے -
لڑکے کتابون کو دیکھتے ہین - لڑکیان کر سیونکو بچھاتی ہین ۔
مفعول بے علامت ہو تو فعل تذکیر تانیث -
وحدت اور جمعیت مین اُسیکا تابع ہو گا - فاعل با علامت ہو
یا بے علامت جیسے زید نے روٹی کہائی - مینے جو چیز درکار ہو
سیلی - ہندہ نے قبالے دیکھے - اُسنے گالیان دین ۔
(ناسخ) طاق ابروے صنم جسدم نظر آیا مجھے ؛ ایک مسجد بس
وہین راہ خدا تعمیر کی (وزیر) زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیئے
اے فلک کونسی راحت کے عوض رنج دیئے (نسیم) جب
دیکھے کی جگہ سوا اسکے نہین ؛ بل لے لیا مزاج تیرے پھیر کر زلف

یار کا۔

فاعل با علامت ہو اور مفعول نہو تو فعل واحد مذکر ہوگا (شمس دہلوی) ہوتے ہین ناحق وہ خفا دیکھئے ؛ دیکھا ہمنے بھی بہلا دیکھئے۔

فاعل با علامت ہو اور مفعول نہو لیکن لفظ کچھہ یا کیا ہو تو فعل واحد حسب موقع ہوگا۔ قائل کے ارادہ مین محذوف لفظ مذکر ہو تو مذکر۔ مونث ہو تو مونث جیسے ارے یار یہہ تونے کیا کیا یعنے برا کیا (مومن) اور یہی کچھہ پڑہا دیا ہیکو دشمنون کے پڑہائے لوگون نے (ایضاً) کیونکر یہہ کہین منت اعدا نکرینگے ؛ کیا کیا نکیا عشق مین کیا کیا نکرینگے (غالب) کچھہ نکی اپنے جنون نارسا نے ورنہ یان ؛ ذرہ ذرہ روکش خورشید

عالم تاب تھا سے یعنے کچھہ رسائی نتھی ۔

فائدہ مراوی لفظ اکثر مذکر ہوتا ہے سوا ان جملون کے
جیسے ہمارے اُنکے خوب جھنی ہے ۔ بے پر کی اُڑائی ۔
کسی کی نہ سنی ۔ ہمارے اُنکے بگڑی وغیرہ ۔ یہان جمع
مونث ہے ۔ (وزیر) ہو گئی صیقل بہی ظالم بار بہی
رکھی گئی ۔ تو جو بگڑا ہے بن آئی تری تلوار کی ۔

فائدہ مفعول با علامت ہو تو فعل ہر حالتمین واحد مذکر
ہوگا ۔ علامت فاعل ظاہر ہو یا نہو ۔ فاعل و مفعول
مذکر ہون یا مونث واحد ہون یا جمع جیسے زید نے
روٹی کو چبایا ۔ ہندہ نے خطون کو پڑہا ۔ لڑکون نے
اپنی کتابون کو درست کیا ۔ لڑکیون نے شربت کی

لیونکو توڑ ڈالا۔ (ناسخ) ہند کو آباد اُسنے
دیا۔ تخم زدون کو شاد اُسنے کر دیا (آتش)
کوکھو کر نہو گا تو بھی اے دل باغ باغ۔ ہوتے پہلے
ین دیکھا عجیب آزار کو۔

مفعول جملہ واقع ہو تو فعل واحد مذکر ہوگا
یسے ڈاکٹر نے کہا تم روٹی کھایا کرو۔

فعل کے دو مفعول ہون تو فعل دوسرے کا
بع ہوگا اگرچہ مفعول ثانی مقدم ہو کیونکہ مفعول اول
یشہ با علامت ہوتا ہے اگر اسکا لحاظ کیا جائے تو
ل ہر حال مین واحد مذکر رہیگا (غالب) تیرے
کیلئے اسباب نشاط آمادہ۔ خاکیون کو جو خدا نے

دئیے جان جو دل و دین (آتش ۲) وہ منصف ہون اگر

بیٹے کیا ختم کلام اللہ ثواب سورۂ یوسف دیا روح

زلیخا کو۔ اسیطرح جیسے بیٹے یار کو باغ دکہایا۔ زندگی

ناصح کو دعا دی۔ مین نے اُسکو لاکہون روپے دیئے

آپنے اپنے رفیق کو بہت چٹہیان لکہین۔

فائدہ مفعول سے لفظ ہوا کا حذف کرنا جایز ہے جیسے

سہ خط وہ بہیج رقیب کا لکہا۔ یہہ بہی اپنے نصیب کا لکہا۔

جس جملہ مین فاعل و مفعول دونون مذکور نہون تو

فعل واحد مذکر ہوگا (نسیم) پوچہا اسے آدم پریزاد۔

انسان ہے پری ہے کون ہے تو۔ چرچا سنکر چلا کہ دیکہون

دیکہا تو کہا نظر مین افسون۔

فعل مرکب کا جزو ثانی متعدی ہو تو فعل واحد مذکر ہوگا (مومن) بات کہنے مین رو دیا سینے ٭ جو جواب آیا سو دیا طینے ٭

ایک جملہ کی مبتدا یا فاعل دو مذکر ہون تو خبر یا فعل واحد مذکر ہوگا (مومن) وقت وداع سے بے سبب آزردہ کیون ہوے ٭ یون بہی تو ہجر مین مجہے رنج و عذاب تہا ٭

دو غیر جنس لفظ ایک جملے مین ہون تو خبر کی بنا کبہی آخر کی رعایت سے ہوتی ہے جیسے دال خشکہ کہایا یا کباب روٹی کہائی اور کبہی اول کے لحاظ سے جیسے موتی دیکہا تا ہے یہہ رنج و حسد وہ بلا کہ آج ٭ سنبل کو تیری

زلف کا سا پیچ و تاب تھا ؛ (وزیر) قصر لیلیٰ کا نشان پاتے نہیں دنیا میں ہم ؛ سنگ و خشت خانہ کیا صرف سرِ مجنون ہوا ۔

جب دو جملے متصل ہوں اور مفعول ایک میں مذکور دوسرے میں نہو تو جملۂ ثانیہ کا فعل مفعول کا تابع ہوگا جیسے زید نے روٹی دی ۔ عمرو نے کھالی (اسیر) عمر جب آخر ہوئی افسوس تب سمجھے یہ بات ؛ ایسے یہ دولت کہاں اور کہاں برباد کی ۔

دو جملوں میں ضمیر اور کے محذوف ہوتی ہے (ایم) لحد میں آکے جو مجھ سے غریب کو پوچھا ؛ کرم نکیر نے منکر نے مہربانی کی (مومن) شب کی بیداری سحر کا خواب

رہزن ہوگیا ۔

لفظ مین جب جملے مین ہو اور فاعل یا مفعول جسکی
پیروی فعل کو ضرور ہے مونث ہو تو فعل کو جمع کرنا لازم
نہین ہے اسلئے عورتین گئین ۔ روٹیان دی گئین
کہنا صحیح ہے ۔ اور گئین ہین ۔ گئین تہین کہنا غلط ۔
(ناسخ) دیکھی ہین جسنے اک نظر آنکھین تری او فتنہ گر ×
مانند نرگس زیست بہر بیدار آتا ہے نظر ۔ لیکن صرف
نسیم نے اسکے خلاف مین کہا ہے (نسیم) تہا ایک کمال
ہر دو مین × عیسی کی تہین اُسنے آنکہین دیکہین ×

قاعدہ جانا کا ماضی کبہی جایا بہی آتا ہے (امیر) گہر مین کہا
غیر سے جایا نہ جائیگا × آغوش مین کبہی سمایا نہ جائیگا

(داغ) دل لیکے اسکی بزم مین جایا نہ جائیگا ۞ پیہہ مدعی بغلمین چہپایا نہ جائیگا ۰

نے کا بیان

نے - چار ماضیونکے فاعل کی علامت ہے جو متعدی ہون یعنے ماضی مطلق - ماضی قریب - ماضی بعید - ماضی شکی جیسے مینے کہا - تو نے سنا ہے - اسنے لکہا تہا - آپنے دیکہا ہوگا ۰ انکے سوا فعل لازم - ماضی معطوفہ - ماضی شرطیہ - ماضی تمنی ماضی استمراری - مضارع - امر غائب - امر حاضر - نہی حال مستقبل کے فاعل کیساتہہ نے نہین آتا - اسلیئے مینے آیا زید نے سنکر گیا - اگر اسنے کہا - کاش تمنے کہتے - یار نے کہتا تہا غیر نے کہے - تو نے کرے - تو نے کر - تو نے مت لکہہ - خالد نے

مارتا ہے - اُسنے ماریگا کہنا جائز نہین ٭

فائدہ فعل متعدی مفرد ہو تو اُسکے ساتہہ نے کا استعمال

ضروری ہے جیسے (داغ) خواب مین بہی جو برا اُسنے کہا

سب نے سنا ٭ جلد ہوتی ہے بُری بات کی شہرت کیسی ٭

لیکن مرکب ہو تو بعض مقام پر نے کا لانا درست ہے اور

بعض مقام پر نہین ٭ اسکا عام قاعدہ یہہ ہے کہ جب فعل متعدی

اور لازمی آپس مین مرکب ہوتے ہین تو فعل آخر کا لحاظ

کیا جاتا ہے - اگر فعل آخر متعدی ہو تو علامت فاعل لاتے ہین

جیسے زید نے عمر کو لاہور جاکر پکڑا - بکر نے اُسے الہ آباد جا مارا

اور لازمی ہو تو نہین لاتے جیسے زید اپنی تنخواہ لے آیا - عمرو

لیہہ اُٹہا - بکر دیکہہ چلا ٭

اب ہم ناظرین کو سے نے کے استعمال کرنے اور ترک کرنیکے چند قاعدے الگ الگ مع تمثیل دکھاتے ہین ۔

سے نے کے استعمال کرنیکے قواعد

قاعدہ	نام شاعر	تمثیل
جبکہ ایک جز جامد اور ایک جز فعل ہو	ہوس	نزع مین ہمنے عجب طرح سے دل شاد کیا ؛ آئی ہچکی تو کہا اُسنے ہمین یاد کیا ؛
" ایک جز اسم صفت اور ایک جز فعل ہو	سراج الشعراء دہلوی	ایسا بتون نے کعبۂ دلکو کیا خراب ؛ شاید کہ نالے کی بھی اب اسمین اذان نہو ؛
" ایک جز مصدر اور ایک جز فعل ہو	مومن	اُسکو مین ٹھہرنے نہ دیا جوش قلق نے ؛ اغیار سے ہم شکوۂ بیجا نکرینگے ؛
" ایک جز اسم حالیہ اور	رند	ٹھوکرین کہانے لگے بھولگئے اپنی چال ؛

ایک جز فعل ہو	"	کبک طاؤس نے شاید تمہیں چلتے دیکھا
ایک جز اثر واحد اور ایک جز فعل ہو	تابع	ذبح کر ڈالونگا گر ایکے تو بولا تب وہ فعل مین نے سو بار تجھے مرغ سحیر چھوڑ دیا
فعل مرکب مین جز اول لازمی اور جز ثانی متعدی ہو	مین سو	بات کہنے مین رو دیا مین نے ۔ جو جواب آیا سو دیا مین نے

نوٹ بعض افعال اگرچہ مفعول نہین چاہتے لیکن انکے ساتھ فاعل کی علامت متعدی کی سی ہوتی ہے جیسے کہ سمجھنا ۔ موتنا مگر انکا فعل واحد مذکر ہی رہتا ہے (بجان) دوڑنا ، کی بچی نے موتنا مجھے کاری پر تمہیانی تو ہوتی ساری پڑا آدنا بدن دہونا ۔

نے کے اشتراک کرنیکے قواعد	

قاعدہ		تمثیل
جبکہ پہلا جزو متعدی او امر ہو اور دوسرا جزو فعل لازم		مضموں کہاں نزاکت جاناں کا اسے صبا سارے ورق ہیں مصحف گل کے الٹ گیا اسیطرح دیکھ آیا وغیرہ
جز اول ماضی ہو		غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے دیدۂ حیران نے تماشا کیا دیر تلک وہ مجھے دیکھا کیا
فعل مرکب بحیثیت ترکیب استمرار و دوام کے معنی دیتے		شب شمع میرے نالوں نے بیکلی دل پیچ چہاتی کوٹا کئے گھڑیال بجانے والے بے صرفہ ہی گذرتی ہے ہو گرچہ عمر خضر

x	"	حضرت بہی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کئے ۞
جبکہ دو لفظ ایسے مرکب ہوں کہ لازمی کے معنے کرین		جیسے کہنے پانا دکہائی دینا ۰
"فعل لازم ترکیب سے متعدی معلوم ہو جیسے لانا کہ اصل میں لے آنا ہے ۰	رند	نہ ملا جب کہ نامہ بر کو جواب ۞ پرزے خط کے مرے اٹھا لایا ۞ ۞
	صبا	ہم وہ میکش ہیں کہ ساغر جو ہمارا ٹوٹا ۞ محتسب کیلیے قاضی کا پیادہ لائے ۞
	[illegible]	اگر مشہور ہوا فسانہ اپنی بت پرستی کا ۞ برہمن کیا عجب ایمان لے آوین سنا سن کر ۞
"فعل کے ساتھ لفظ جانا ـ چکنا	[illegible]	کیا پوچھتا ہے تلخی الفت میں پند کو ۞ ایسی تو لذتیں ہیں کہ تو جان کہا گیا ۞

سکنا ۔ اور لگنا ترکیب پاتے ہین ۔	قائم	قائم قصور کیا ہے اب اس جنگجو سے صلح مدت ہوئی کہ جان سے مین ہاتہ دہو چکا ۔ ہین نہ عیسیٰ تہا بلوا نہ سکا کوئی مجھے وان پہونچا نہ سکا
	گویا	وہ آنہ سکا مین جا نہ سکا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا ۔
	ذوق	مجھکو ہر شب ہجر کی ہونے لگی جون روز حشر مجھ سے کس دن کے بدلے آسمان لینے لگا ۔
جبکہ لفظ چاہئے ماضی کے ساتہ مستعمل ہو تو یہان لازم کے معنے ہوتے ہین	[illegible]	روزن دیوار چشمون کو بنایا چاہئے ۔ خانگی معشوق سے آنکھین لڑایا چاہئے ۔

نوٹ بعض افعال کے ساتہ مفعول کی علامت تو ہوتی ہے مگر چونکہ وہ دراصل متعدی نہین ہین

لہذا فاعل کی علامت کا لانا ضرور نہین جیسے ہم تمکو یونے ہین
(رند) تنہا کون آکے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر ہان بیکسی تو
آج تلک مجکو روئی ہے ؛

نے کے حذف کا بیان

کبھی علامت فاعل کو ضرورت پر حذف بہی کر دیتے ہین
اسکے لئے دو طریقے مقرر ہین ۔
(۱) وزن شعر کیلئے ۔ اسوقت نے کے ساتہہ فاعل بہی
مقدر ہوتا ہے جیسے (ناسخ) غیر سے کرتے ہو ابروکے اشارے
ہر دم ؛ کبھی تلوار تو مجہہ پر بہی لگائی ہوتی (مومن) دی تسلی
تو وہ ایسی کہ تسلی نہوئی ؛ خواب مین تو مرے آئے وہ
مگر آخر شب ۔

(۲) جسوقت کہ فاعل خود ردیف واقع ہو جیسے (مومن)
میرے کہنے پہ چل مت ہاتھہ سے جا بۂ نکالے پاؤن کیون اندازبیجا ۂ
بڑہی جانکاہی سوز نہانی ۂ جتائے زور عجز ناتوانی ۔ یعنے
انداز بیجا نے اور عجز ناتوانی نے ۔

مستثنیات کا بیان

ذیل کے مصادر کے ساتھہ فصحائے ہند نے سے کا
استعمال بالکل ناجائز سمجھا ہے ۔

مصادر	[illegible]	شعر نظیر
بولنا	داغ	وہ بولے سچ تو نہ آیا کبھی یقین مجکو ۂ دروغ وعدہ کیا اور اعتبار آیا ۂ
بھولنا	اسیر	وادی عشق سے یہہ عرصۂ شطرنج نہین ۂ

″	″	نقد جاں ہار گیا چال جو انساں بھولا
جھپٹنا	نسیم	اک بلّی جو جھپٹی چوہے کو بہا شب نیولے نے بھگا دیا دکھا سانپ
جیتنا	مومن	عدو کی شعبدہ بازی آشکارا نظر پیچ ہے کہ تم جیتے میں ہارا اسے بعض موقع پر نے آتا ہے جیسے آپ ہار جیتی
ہارنا	داغ	آتے جاتے میری بالیں پہ قضا ہار گئی آئی سو بار شب وعدہ تو سو بار گئی

فائدہ بعضے افعال لازمی و متعدی دونو طرح مستعمل ہیں - لفظ کے حسب موقع استعمال کر لینا چاہئے

سمجھنا (نسیم) وہ چوٹ پہ تھی یہ کھیل سمجھے

بازی چوسر کی کھیل سمجھے (آتش) بس کہ تھا

اس سے عیان سینۂ عارف کی صفا ہے چہرۂ یار کو مین نے
دل روشن سمجہا ۔

لہرانا (امانت) متلاطم جو ہوا چشمۂ حسرت یکسر ہے داغ دل
دہونے کو لہرا کے چلا دریا پر (صبا) لہراتا ہے دلکو رخ رنگین کا
خط سبز ہے سر سبز ہمیشہ رہے گلزار تمہارا ۔

پلٹنا (ظفر) خط مین جب آپنے تحریر سراسر پلٹی ہے مین نے
جانا میری تقدیر سراسر پلٹی ۔

شرمانا جیسے مین بات کہتے شرماتا ہون اور (آباد) دل جلاتا ہے
نہایت سوز ہجر اُس ماہ کا ہے اخگر و رخ کو شرماتا ہے
شعلہ آہ کا ۔

بدلنا جیسے میرا دل بدلا اور (آتش) زمین چمن گل کہلاتی ہے

کیا کیا ٭ بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے ۔

پھولنا جیسے ہیں آپکو پھولا اور (سحر) پاپنچی پر اونکا سونا
بھی ہمین ہولگیا ٭ وہ دوپٹے کا پھوپی ہمین ہولگیا ۔

پٹنا جیسے پتی پٹی یعنے بٹ دینا - روئی پٹی (ظفر)
اب قافیہ و بحر ظفر پھیر غزل لکھ ٭ بٹ جائے نہ جانب
ترے دہیان کسیکا ۔

چلنا جیسے لات چلنی - ہوا چلنی - رستہ چلنا ۔
بھرنا جیسے شیشہ بھرا - اسنے پانی بھرا ۔
تھوکنا جیسے دنیا کو تھوکا یعنے التفات بحقارت کیا -
لہو تھوکا - زمین پر تھوکا ۔
اوگلنا جیسے تلوار اوگلی - یعنے میان سے نکل آئی -

سانپ نے ڈسن اوگا ٭

پکڑنا جیسے گلا پکڑا یعنے آواز بیٹھی - اُسنے ہاتھ پکڑا ٭

لیکن سمجھنا اور سیکھنا کے فعل ماضی کے ساتھ کبھی

نے آتا ہے جیسے (آتش) سنگ ریزے کیا خدا اسکو

نہ دیتا یا غمین ٭ فلک نے رزاق سمجھا ہے مگر کہسار کو ٭

شب و روز اسکو رقص و شادمانی مین پاتا ہون ٭ حصار عافیت

گرداب نے سمجھا ہے دریا کو (ناسخ) ہندی سے بے شعلہ فہم

اس رشک پری کا ٭ پاپوش نے سیکھا ہے چلن ٹیک دریکا

اور کبھی نہین آتا جیسے ع سمجھے ہم دیکھا جو قد و ابروے

دلدار کو ٭ راستی ہے تیر کو زیبندہ خم تلوار کو ع

نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونون کو بلا سمجھے ٭ اے تیر قضا

اسکو پر تیر قضا سمجھے سے سیکھے ہین ہم زخون کیلیے ہم
تصوری ۔ تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے ۔

فاش ہو باغ جہا نہین راز دل ممکن نہین ۔ سیکھے ہین
طرز فغان ہم بلبل تصویر سے ۔

حروف کا بیان

(۱) بعض غیر ذیروح کے واحد و جمع کے لیے مستعمل ہے
اگر ذیروح کیلیے استعمال کرین تو مستثنیٰ منہ کا ذکر کرنا
ضرور ہے جیسے بعض احباب نے فرمایا ۔ بعض لوگون
نے لکھا ۔

(۲) بعضے اور بعضون ذیروح کیلیے مستعمل ہین
جیسے بعضے اسکے خلاف مین تھے ۔ بعضونکی یہ رائے ہے

یہان سے سے منہ کا ذکر کرنا ضرور نہین ۔

(۳) سے ذیل کے معنون کا فائدہ دیتا ہے ۔

ابتدا ۔ زمانی ہو یا مکانی جیسے مین کل سے آپکا منتظر ہون

گہر سے بازار تک روشنی تہی ۔

استعانت ۔ جیسے مینے قلم سے لکہا ۔ دلکو ہاتہون سے تہام لیا

آئینے سے انکی صورت دیکہی ۔

اعراض ۔ جیسے آپکا وعدہ آج سے کل ہو گیا ۔ آپ مجہسے

انکیطرف ملتفت ہوگئے ۔

بیان ۔ جیسے اللہ تعالے نے مجکو ہر طرح سے فراغت اور

عزت دی ہے روپیہ سے ۔ مکان سے ۔ اولاد سے ۔

تجاوز ۔ جیسے اُسنے تلوار ہاتہ سے پہنکدی ۔ اُسنے

سوتے سے جگا دیا۔

تشبیہ - جیسے آپکے لڑکے شیر کے سے ہین۔

جنسیت جیسے یہہ شخص کس قوم سے ہے مسلمانون سے یا انگریزون سے۔

سبب جیسے تمہاری باتون سے دل تنگ آگیا۔ گھر کی رونق آپ سے ہے۔ شور و غل سے طبیعت گھبرا گئی۔

معیت جیسے روٹی سالن سے کہائی۔

نسبت جیسے تم سب سے سوا ہو یعنی سب کی نسبت کرتے۔

بمعنی خود جیسے وہ آپ سے آپ چلا آیا۔

بمعنی کثرت جیسے آپنے بیوفائی سے بیوفائی کی۔ ع

کی یہان شدت سے شدت برشکال اشک نے۔

اسیطرح بہت سے لوگ ۔ بہت سا مال ۔ بہت سی

باتین ٭

بمعنی کو جیسے حلیم نے سونے سے منع کیا ہے ٭

بمعنی مین جیسے انہون نے سب درختونسے صرف چار درخت

پسند کئے ہین ٭

نوٹ اہل زبان زمین سے اُگنے والے ساق دارون کو

درخت بولتے ہین اور روشنی کیلئے مکانون مین لٹکائے

جانیوالون کو جھاڑ ٭

(۴) کا ۔ کو کے معنی مین بھی برتا جاتا ہے جیسے اللہ تعالے

سبکا پالنے والا ہے ٭ اور دو مکرر لفظون مین آئے تو تمام و

کمال کا فائدہ دیتا ہے جیسے گھر کا گھر اہتمام مین مصروف ہے

ع کاسۂ چرخ برین سارے کا سارا جم گیا ۔

(۵) کے اور رے کو کے معنی مین بہی مستعمل ہین عام اسسے کہ خبر مذکر ہو یا مونث واحد ہو یا جمع جیسے اُس عورت کے لڑکا ہوا ۔ اُسکے سبزہ آغاز ہوا ۔ اُسکے چہریان ہوئین اُسکے لات ماری (وزیر) پہنچائے ہڈیان سگ دلدار تک مری چلے جائے چونچ مین جو نہین ہے ہما کے ہاتہہ اسیطرح تیرے لڑکا ہوگا تیرے لڑکی ہوگی ۔

(۶) معنے اور معانے کا استعمال ہمیشہ جمع مذکر کے ساتہہ ہوتا ہے (اسیر) دنیا مین راہ راست دلیل روح ہے معنے سپہر پر یہہ خط استوا کے ہین ۔

(۷) مین — سے کے معنی مین بہی برتا جاتا ہے جیسے

تم سب مین اوّل ہو یعنے سب سے۔

(۸) نہین - اگرچہ نفی کے لئے ہے لیکن نہی کے طور پر بہی برتا جاتا ہے (رند) نہ کہو مجکو تو انکہین عبث نکال نہین (صبا) ہمارے جام کو اے محتسب اُچہال نہین۔

(۹) ہونے - ہوسے کے معنے مین بہی آتا ہے (غالب) ہمنے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن ؛ خاک ہوجائینگے ہم تمکو خبر ہونے تک۔

فائدہ لفظ مین - پر - اور کو اکثر محذوف ہوتے ہین جیسے آپ میرے گہر آرام لیجے یعنے گہر مین - اسکو میرے سر مارئیے یعنے سر پر - وہ کوٹھے چڑہا تہا یعنے کوٹھے پر - تم تو گہوڑے سوار ہو یعنے گہوڑے پر - مین بازار گیا تہا یعنے بازار کو

فہرست الفاظ متروک

آپہی بمعنی آپ ہی ۔ آنکہیان ۔ آنیکے ۔ آوسے ۔ جاوے
کہاوے ۔ پاوے ۔ دہووے ۔ سووے ۔ رووے
کہووے وغیرہ ۔ آنئے ہے ۔ احبابون بمعنی احباب
اغیارون بمعنی اغیار ۔ استری ۔ انتظاری بمعنی انتظار
انجہوان ۔ اندہیارا بمعنی اندہیرا ۔ اوجیالا بمعنی اوجالا
اُننے ۔ جنئے ۔ انہون کو ۔ اودہر ۔ ایدہر ۔ اور بمعنی طرف
ایکون ۔ باس ۔ باجنا ۔ باو ۔ بتیان ۔ بٹہالنا ۔ بڈہا
بوڑہا ۔ بر ۔ برہ ۔ بستار ۔ بسترا ۔ بل جانا ۔ بگانہ ۔

آوسے ۔ جاوے ۔ پاوے وغیرہ کی جگہ آئے ۔ پائے ۔ جائے کہتے ہین لیکن
آئے ہے ۔ پائے ہے ۔ آتا ہے ۔ پاتا ہے کے محل پر مستعمل نہین ہین ۱۲

بن بمعنی نخچیر • بہیک • بہلا رہے • بہوان بمعنی ابرو • بیٹے

پچ بمعنی میں • پات پات • پاتہر • پاتی • پاچہے • پتیان

پتوا • پیرو • پہا • پریت • پلکان • پہ بمعنی لیکن و مگر • پینگے

پیار • پیارے اور پیاس یا ظہار یا • پیالہ یا خفائے یا • پتیم

پتین • پچھو • پیر بمعنی پاؤن • پیو • تالا • تا بمقدور •

تجہہ دل • تجہے • تجہہ لب بمعنی • تد • تدان • تد سیر • تسبیر • تکتا

تم سنا • تم کہا • تمن • تمین • تک • ٹوٹنا • ٹہار • ٹہاون

ٹہور • جائے ہے • جاتا ہے • جاؤنا • جانیان • جانم

جب تب • جدلگ • جگ • جہونکو • جون اور جیون بمعنی

مانند و مثل • جہمک • جہگڑا بمعنی جلوہ • جہومڑ • جے • جید

جیو • جیوڑا • جیونا • چلاوا بمعنی رواج • چندا • چنڈا

چنیان ۔ دِستا بمعنی نظر آنا ۔ دلا ۔ دوس ۔ دہیرے دہیرے دیکہو ۔ ڈنکارنا ۔ ڈہاے کرہ ڈیوڈی ۔ ذری بمعنی ذراسی ۔ رسولان ۔ رل جانا ۔ رہیے سہیے ۔ زور بمعنی نادر و طرفہ و عجیب ۔ ساجن ۔ سجن ۔ سیرجن ۔ سیرجنا ۔ سون بمعنی قسم ۔ سون بمعنی سے ۔ سوا ۔ سنگ بمعنی ساتہہ ۔ سیتی ۔ ستی ۔ صبا بمعنی کل آیندہ ۔ فرشتا ہے ۔ کاکلوت ۔ کب لگ ۔ کدلگ ۔ کرے ہے ۔ کنے بمعنی پاس ۔ کنے ۔ کنہون نے ۔ کون بمعنی کو ۔ کہو ہو ۔ کیے سہیے ۔ کہیو ۔ کہائیان ۔ کیتا ہون ۔ گہومنا ۔ گہکر بمعنی پکڑ کر ۔ لاگا ۔ لالن ۔ لاونا ۔ لگوائے ۔ لوہو ۔ لیجو ۔ لیکہا ۔ لیکہن ۔ لیو ۔ مارون ہون ۔ مانس ۔ منس ۔ مائی ۔

ست یعنی تو ۔ مجھے یعنی مجھکو ۔ من مانی ۔ من موہن ۔ موہن

منے ۔ منڈنا ۔ موندنا ۔ مہیان ۔ ناؤن ۔ ناؤن یا جیا ۔

نپٹ ۔ نت ۔ ندان ۔ نس ۔ نے یعنی نہ ۔ نین ۔ نینان

واچھڑے ۔ وسے ۔ ہانسی ۔ ہمن ۔ ہمنا ۔ ہیگا ۔ ہینگے ۔

ہینگی ۔ یہ ۔ یوہ ۔ سے ۔

فائدہ آدہی ہندی اور آدہی فارسی لکہنا جیسے

چو شمع سوزان چو ذرہ حیران نہ نیند نینان نہ انگ چینا ؛

زہجر آن مہ بگشتم آخر نہ آپ ہی آوے نہ بہیجے پتیان ؛

اور ہندی اور فارسی الفاظ کو صفت و موصوف ۔

مضاف و مضاف الیہ بنانا جیسے لباس پہلکاری ۔

چولی شکین اور حروف ساکن الاوسط کو متحرک اور

متحرک الاوسط کو ساکن لکہنا جیسے شمع کو شمع اور منع
منع مشترک ہے ۔ مگر اکثر فصحا نے ایک مصرع اردو اور
دوسرا فارسی کہا ہے اور یہہ صورت معیوب نہین سمجہی
جاتی ۔

اسیطرح الفاظ عربی وفارسی کے آخر سے الف کا
وزن شعر مین گرجانا اور رباعی یا قطعہ مین ایک مخاطب کیلئے
دو طرح کے خطاب جیسے ؎ اکبر نے کہا صبر کرو اسے شہ عالم
ہم آپکے آغوش مین مہمان ہین کوئی دم ۔ معیوب ہین کیونکہ
مصرع ثانی مین لفظ آپ ہے تو مصرع اولے مین صبر کیجیے
چاہئے تہا ۔

اسیطرح ایک مصرع مین آپ اور دوسرے مین

تم - ایک مین بندہ - دوسرے مین ہم لکہنا جائز نہین

اسیطرح کلام مین تعقید نہونی چاہئے جیسے

دنیا ہے وہ جو رزق مقرر ہوا خدا پہ قسمت پہ تکیہ چاہئے

انسان کو صبر سا تہہ ۰

فہرست الفاظ غیر فصیح

اوپر ١ بمعنی پر ۰ اے دوستو - اے زاہدو - اے رندو وغیرہ

بمعنی دوستو - زاہدو - رندو وغیرہ ۰ بتلانا - دکہلانا بمعنی

بتانا دکہانا ۰ تم ہی - ہم ہی - وہ ہی - یہہ ہی بمعنی تمہین

ہمین - وہی - یہی ۰ سمیت بمعنی ساتہہ ۰ سیہون نے بمعنی

سب نے ۰ کیسے ٢ بمعنی کیونکر ۰ گر بمعنی اگر ۰ موا بمعنی مرا

١ لیکن نیچے اوپر تلے اوپر یا اُسکے اوپر کہنا غلط نہوگا ٢ کیسے کیسے لوگ آئے تہے کہنا غلط نہو

ہین بہ سقوط یا نیان - وان بمعنی یہان - وہان ۔

فائدہ گہائل کو مائل کے وزن پر استادون نے لکہا ہے لیکن بادل کے قافیہ مین باندہنا فصیح سمجہا جاتا ہے کیونکہ یہہ ہندی لفظ ہے یعنے گہاؤ والا بمعنی زخمی - اسکو عربی وزن پر لانا درست نہین ۔

تنبیہ شعرا کو چاہئے کہ پکڑنا - چلانا - لگنا - پہلنا - داپنا وغیرہ کے مشتقات کو اور لفظ آگے اور پیچہے اور تمام احتیاط سے استعمال مین لائین ۔ کیونکہ انہین فحش کے پہلو نکلتے ہین ۔ لیکن یون کہنا جیسے گردش ایام معیوب نہوگا ۔

ازدواج کلام جیسے روک - ٹوک - چہیڑ

پہاڑ - تو جائز ہے لیکن تو اور مہمل جیسے کہانا وانا - روٹی ووٹی غیر فصیح ہین •

حروف علت کے بعد کا نون اکثر غنہ پڑھا جاتا ہے

جیسے افشان - خزان - دندان - فغان - کہکشان - گریبان - گلستان - مژگان - نالان وغیرہ لیکن پان - جان - چین - خون - دین - سکون - کان وغیرہ کو باظہار نون کہنا ہی فصیح ہے بشرطیکہ فارسی ترکیب واقع نہو •

چکھا - رکھا - یہ الفاظ مشدد ہی فصیح ہین •

قواعد تقطیع

ف شعر کی تقطیع مین ملفوظ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے - جو حروف

حرف کتابت میں ہوں اور بولے نہ جائیں وہ تقطیع میں
شمار نہ ہونگے ۔

نون غنہ جیسے جاں ۔ واو معدولہ جیسے خواب ۔
ہائے مختفی جیسے نامہ ۔ کہ واو جیسے علم و ہنر ۔ تو ۔ الف لام جیسے
ضرور ۔ اور فقط الف جیسے بالفرض یہہ تمام تقطیع کے وقت
شمار نہیں کئے جاتے ۔

جس اضافت کا کسرہ دراز پڑھا جاتا ہے اسکی جگہ ایک
یای تصور کرنی چاہئیے اور الف ممدودہ کو دو الف اور حرف
مشدد کو دو حرفوں کی جگہ جاننا چاہئیے جیسے فرخ کو فررخ ۔
اگر حروف ساکن وسط میں دو سے زیادہ ہوں تو

واو حالت اشباع میں تقطیع سے خارج ہوگا ۱۲

تو اوّل ساکن بحال رہیگا دوسرا متحرک ہو جائیگا باقی حفظ
جیسے دوست غرض تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع
نہین ہوسکتے ۔

نقشہ بحور قلیل الاستعمال

نام و وزن بحر	مثال	تقطیع
خفیف مسدس مخبون محذوف فاعلاتن مفاعلن فعِلن (یا فعْلن)	(داغ) جب سے لالہ فام ہوتی ہے ؎ مجکو توبہ حرام ہوتی ہے ؎	جب سے لالا فاعلاتن ل فام ہو مفاعلن تی ہے فعلن
رجز مثمن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	(ایضاً) ہے عید کے دن دلکشا صحن زمیں سطح فلک آئینہ اصل جلا صحن زمیں سطح فلک	ہے عید کے مستفعلن دن دلکشا مستفعلن صحنے زمی مستفعلن سطحے فلک مستفعلن
رمل مثمن مقصور فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	(ناظم) نبض سے معلوم کرلے ضعف آ رشک مسیح مجھمیں طاقت ہے کہاں جو مجھ سے بتلاتا ہوں میں	نبض سے مع فاعلاتن لوم کرلے فاعلاتن ضعف آ رش فاعلاتن کے مسیح فاعلات

بحر	مثال	تقطیع
رمل مسدس مخبون مقصور فاعلاتن فعلاتن فعلات	(داغ) یوں نہو برق تجلی بیتاب ؛ ملگیا رنگ تماشائی کا ؛	یوں نہو بر فاعلاتن ق تجلی فعلاتن بے تاب فعلات
رمل مسدس مقصور فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	(داغ) ہیں بہت سے عاشق دلگیر جمع تیرے ترکش میں ہیں کتنے تیر جمع	ہے بہت سے فاعلاتن عاشق دل فاعلاتن گیر جمع فاعلات
سریع مسدس مطوی موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلات	(ایضاً) یہ تو نہی کوئی بگڑنے کی بات حرف خوشامد ہی لگا ہو گیا ؛	یہ تو نہی مفتعلن کوئی بگڑ مفتعلن نے کی بات فاعلات
کامل مثمن سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	(ایضاً) وہ طریق مہر و وفا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو تمہیں وہ بھی یاد دلاؤنگا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	وہ طریق مہ متفاعلن ر و فا تمہیں متفاعلن تمہیں یاد ہو متفاعلن کہ نہ یاد ہو متفاعلن

بحر	شعر	تقطیع
متقارب مثمن سالم فعولن فعولن فعولن فعولن	(داغ) اطاعت میں اغیار خامی کرینگے ؛ ہمیں بندہ پرور غلامی کرینگے ؛	اطاعت فعولن م اغیا فعولن رخامی فعولن کرے گے فعولن
متقارب مثمن مقصور یا محذوف فعولن فعولن فعولن فعول (یا فعل)	(داغ) رہے پیروی ہجر ہو یا وصال کہ اک بات آخر ٹھہر جائیگی ؛	رہے پے فعولن روی ہج فعولن رہو یا فعولن وصال فعول
مجتث مثمن مخبون مقصور (یا محذوف) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن (یا فعلن)	(داغ) نہ چھوڑ صید محبت کو خاک پر صیاد اسے بھی ڈال لے تو دوش پر کمان کی طرح	نہ چھوڑ صی مفاعلن د محبت فعلاتن کو خاک پر مفاعلن صیاد فعلات
مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	(ظالم) دنیا میں ہیں رہینگے یہی بس خیال ہے دو دن کی زندگی پہ ہمارا یہ حال ہے	دنیا م مفعول ہے رہنگ فاعلات یہی بس خ مفاعیل یال ہے فاعلن

ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	(ناظم) دم بھر مین یہہ کیا خون ہے الفت سے ہوئی ناظم گردن پہ چلا یار کا خنجر نہین ہوتا ؛	دم بھر م مفعول ی کا خون مفاعیل سی الفت ہ مفاعیل و ناظم فعولن
ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	(ایضاً) تری دزدیدہ نظر نے پتا ملجائیگا دلکا اچھے ہی چھپا سکتے ہین کیا چوری کہین انکی	تری دزدی مفاعیلن دہ نظرو سے مفاعیلن پتا ملجا مفاعیلن یگا دلکا مفاعیلن
ہزج مسدس مقصور مفاعیلن مفاعیلن فعولن	(امیر) انہین درکار ہے اک چلبلا دل یہہ سنتا تہا کہ بجلی بنگیا دل ؛	انی درکا مفاعیلن رہے اک چل مفاعیلن بلا دل فعولن

قافیہ کا بیان

ابیات و اشعار کے آخر میں مکرر آنیوالے مختلف الفاظ کے حروف و حرکات کو قافیہ کہتے ہیں جیسے جرس - قفس ۔

قافیہ کیلئے دو شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ الفاظ لفظاً و معنًے مختلف ہوں جیسے خنجر - نشتر یا متحد اللفظ مختلف المعنی ہوں جیسے درد ایک جگہ بمعنی معروف اور ایک جگہ تخلص شاعر ۔ یا مختلف اللفظ متحد المعنے ہوں جیسے سرود - برود ۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ مکرر ہونیوالے حروف کلمات مستقل نہوں ۔

اگر یہ دونوں شرطیں نہونگی تو ایسے کلمات کو قافیہ نہیں بلکہ ردیف کہینگے جیسے (ناظم) کیا عجب ہے جو ہو ایسا گردش ایام سے ۔ دلکو راحت رنج سے ہو رنج ہو آرام سے ۔ یہاں سے ردیف ہے

حروف قافیہ

قافیہ کے حروف نو ہین - روی - ردف - قید - تاسیس
دخیل - وصل - خروج - مزید - نائرہ ۔

(۱) روی - اسکا ہونا ہر قافیہ مین ضروری ہے مثلاً (ناظم)

سرا مین یہہ راحت تو ملی سوز جگر سے ٭ ہم آگ نہین مانگتے ہمسائے کے گہر سے ۔ یہان ر حرف روی ہے ۔

(۲) ردف - حرف مدہ یعنی وہ حرف علت ساکن جو روی کے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہو اور اُسکے ماقبل کی حرکت بھی اُسکے موافق ہو جیسے کار - بار مین الف - دل - تیل مین ی اور شور - گور مین واو - اسطرح کے ردف کو جو روی سے متصل ہو اصلی کہتے ہین (ناظم)

غم سے خالی کسلے دلکا مکان ہوتا نہین ٭ کوئی برسون تک کسیکا میہمان ہوتا نہین

یہاں مکان اور مہمان جو قافیہ ہے اسمیں نون روی اور
الف ردف اصلی ہے۔ اگر روی اور حرف مدہ یعنے ردف
اصلی میں فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اُس ساکن کو ردف زائد
کہتے ہیں اور حرف مدہ کو ردف اصلی جیسے دوست اور پوست
ت روی سین ردف زائد اور واو ردف اصلی ہے۔
ردف کا اصلی ہو یا زائد قافیہ میں مکرر لانا ضرور ہے دوست
قافیہ راست اور کوفت کا قافیہ دوست نہیں ہو سکتا
کیونکہ اول میں ردف اصلی اور دوسرے میں ردف زائد کا
اختلاف ہے۔

(۳) قید۔ وہ حرف ساکن جو روی سے پہلے سوائے
ردف کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت

جسکے ماقبل کی حرکت اُسکے مطابق نہو جیسے غور - طور ۔ سیر خیر

صبر اور ابرمیں واو - ی اور ب حرف قید ہے ۔ اور اختلاف

قید ہی قافیہ میں ناجائز ہے ۔ تخت کا قافیہ ہشت نہیں ہو سکتا ۔

(۴) تاسیس - وہ الف جو روی سے پہلے ایک حرف

متحرک کے واسطے سے واقع ہو جیسے حاصل اور کامل اور

اُس متحرک کو (۵) دخیل کہتے ہیں جو قافیہ کا پانچواں حرف ہے

اور اختلاف دخیل و تاسیس کا جائز ہے جیسے بیدل ۔ حاصل

حاصل - کامل ۔

(۶) وصل - یہہ وہ غیر مستقل حرف ہے جو روی کے بعد

لاحق ہوتا ہے مثل ہائے نسبت - یا یائے مصدری یا

علامت جمع و اضافت وغیرہ حسب اتباع ترکیب فارسی

(۷) خروج - وہ غیر مستقل حرف جو بعد وصل کے آئے ۔

(۸) مزید - وہ غیر مستقل حرف جو بعد خروج کے آئے ۔

(۹) نائرہ - وہ غیر مستقل حرف جو بعد مزید کے آئے ۔

نوٹ اردو مین مزید و نائرہ کہین نہین پائے جاتے اور خروج بہی بہت کم دیکھا گیا ہے - اسلئے اُسکی مثالین نہین لکھی گئین ۔

حرکات قافیہ

حرکات قافیہ چھ ہین ۔ رس - اشباع - حذو - توجیہ - مجری - نفاذ ۔

(۱) رس - الف تاسیس کے ماقبل کے فتحہ کو کہتے ہین ۔

(۲) اشباع - حرف دخیل کی حرکت کا نام ہے ۔

(۳) حذو - ردف یا قید سے ماقبل کی حرکت کا نام ہے
اسکا اختلاف درست نہین جیسے بند اور چند ۰

(۴) توجیہ - روی ساکن کے ماقبل کی حرکت کو توجیہ
کہتے ہین اور یہہ بہی یکسان ہونی چاہئے اسکا اختلاف بہی
درست نہین جیسے دلبر صابر ۰

فائدہ ۰ حرف روی کے ساتھہ حرف وصل بہی ہو تو اختلاف
حرکت ماقبل روی یا قید کا بعضون کے نزدیک درست ہے
جیسے آہستہ اور وبستہ ۰

(۵) مجری - حرف روی کی حرکت کا نام ہے ۰ اسکا
اختلاف ناجائز ہے ۰

(۶) نفاذ - حرف وصل کی حرکت کا نام ہے اور یہہ بہی

یکساں رہنی چاہئے۔

اقسام قافیہ

قافیہ کی دو قسمیں ہیں - ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا
اصلی وہ ہے جو لفظ میں خود قابلیت قافیہ ہونیکی ہو جیسے دلدار
گلزار - میخانہ - پیمانہ ۔ اور بنایا ہوا وہ ہے کہ کسی کلمہ کو دوسرے
لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر قافیہ بنالیں جیسے بیگانہ تھا - پیچ و تاب
باعتبار حرکات وسکون کے قافیہ کی چار

(۱) مترادف جیسے اسعد یار کا قافیہ - یار گار
یار اور گار جو قافیہ کے اجزا ہیں اُنمیں دو ساکن متصل ہیں
(۲) متواتر - جیسے جاتا - پاتا یہاں آخری ساکن حرف
ایک متحرک ہے - اور اس متحرک کے پہلے پھر ایک ساکن ہے

ایک متحرک ۔

(۳) متدارک ۔ جیسے پسر ۔ بسر یہان روی سے پہلے دو حرف متحرک ہین ۔

(۴) متراکب ۔ جیسے باغ ارم ۔ چراغ حرم یہان روی م سے پہلے تین تین حرف متحرک ہین ۔

فائدہ حرف روی ساکن ہو تو مقید کہتے ہین جیسے دیوان ایوان اور متحرک ہو تو مطلق جیسے سفارش ۔ گذارش ۔

عیوب قافیہ

قافیہ مین چار عیب ہوتے ہین ۔

(۱) **اقوا** ۔ وہ یہہ ہے کہ روی یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہو جیسے دَر اور دُر یا مست اور سُست ۔

(۲) اکفا - وہ یہہ ہے کہ حرف روی ایسے حرف سے
بدل جائے جو اُسکا قریب المخرج ہو جیسے رگ اور شک ۔
(۳) سناد - وہ یہہ ہے کہ ردف کو مختلف لائین
جیسے زمین - زمان ۔
(۴) ایطا - وہ یہہ ہے کہ ایک ہی قافیہ کو دوبارہ
لائین اُسکی دو قسمین ہین - جلی - خفی - جلی وہ ہے کہ
روی کسی ایسے حرف کو کرین جسمین اصل ہونیکی لیاقت نہو
بلکہ وہ حرف وصل ہونیکے قابل ہو جیسے دستان -
جان ستان ۔ خفی - وہ ہے کہ قافیہ کی تکرار ظاہر نہو
جیسے آب اور گلاب کیونکہ گلاب مین بہی آب موجود ہے
لیکن وہ گل کے ساتھہ ایسا متحد ہو گیا ہے کہ گویا ایک لفظ جداگانہ

معلوم ہوتا ہے - لیکن اسطرح کا مکرر ہونا درست ہے ۔

فائدہ اگر عیب کو شاعر عیب سمجھکر لکھے اور ظاہر کردے

تو یہہ بھی حسن ہے ۔

اوزان رباعی

فصحائے عجم نے رباعی کو بحر ہزج سے

نکالا ہے اور اُسکے لئے چوبیس وزن مقرر

کئے ہین ۔ جو دو شجرون مین دکہائے جاتے ہین

ایک اخرب اور ایک اخرم - اخرب مین رکن

اول مفعول ہوتا ہے اور اخرم مین مفعولن ۔

ان چوبیس وزنون مین اجتماع ہو جائے تو رباعی

ناموزون نہین ہوتی ۔

شجرۂ اخرب
مفعول مفاعلن مفاعیل فعَل
مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
مفعول مفاعیل مفاعیل فعَل
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
مفعول مفاعیلن مفعول فعَل
مفعول مفاعیلن مفعول فعول
مفعول مفاعیلن مفعولن فع
مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

شجرۂ اخرم
مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
مفعولن مفعول مفاعیل فعل
مفعولن مفعول مفاعیل فعول
مفعولن مفعول مفاعیلن فع
مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
مفعولن مفعولن مفعول فعل
مفعولن مفعولن مفعول فعول
مفعولن مفعولن مفعولن فع
مفعولن مفعولن مفعولن فاع

تواریخ ختم کتاب

ریختہ فکر شاعر عالی نظر والا گہر جناب منشی لطیف احمد صاحب
اختر مینائی خلف حضرت امیر مینائی مرحوم

ان پہولوں میں کچھ اور ہی رنگ و بو ہے | جو لفظ ہے اوصاف سے وہ مملو ہے
تاریخ لکہی طبع کی سینے اختر | کیسا اکسیر نسخہ اردو ہے

از سخنور سراپا کمال شیرین مقال ابو طیب
محمد یحیی صاحب افصح منشی فاضل مولوی

آپنے حضرت ناظم الکشر | قاعدے سب جمع کئے بے تخفیف
عام لوگوں کی سہولت کیلئے | خاص کر اسکی اٹھائی تکلیف
سال تاریخ یہہ افصح نے کہا | ہے معین الشعر ایہ تالیف

تراوش کلک جواہر سلک امیر الشعرا حضرت مولانا

ترک علیشاہ صاحب ترکی اُستاد فارسی مؤلف

ناظم ذی کمال و ماہر فن
کرد چون این رسالہ را تصنیف

ہاتفم گفت ترکیا سالش
نادر و بے بہاست این تالیف
۱۳۲۳ھ

ریختہ فکر شاعر نازک خیال عدیم المثال جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل لکھنوی اجل تلامذہ حضرت امیر مینائی مرحوم

زبان معتبرین کی ہے تالیف ناظم نے
کلام مستند کا جابجا اسمین حوالہ ہے

اگر احباب کو مطلوب ہو تاریخ چھپنے کی
تو کافی ہے یہہ لکھدینا کہ ناظم کا رسالہ ہے
۱۳۲۳

ریختہ فکر آسمان سمائے صاحب عالم خورشید سپہر سخندانی نتیجہ طبع مرزا خورشید عالم صاحب خورشید گورگانی دہلوی شاگرد حضرت داغ مرحوم

آفرین باد جناب ناظم
آپنے اردو پہ احسان کیا

واہ کیا خوب یہہ لکھی ہے کتاب
جمع ہین اسمین قواعد کیا کیا

سال تاریخ سناد و خورشید | ہے یہہ تالیف معین الشعرا ۱۳۰۲ھ

نتیجہ طبع شاعر جادو بیان معجز زبان ابو المعظم
نواب مرزا سراج الدین احمد خانصاحب بہادر سائل دہلوی تلمیذ حضرت داغ مرحوم

کسقدر کی ہے یہہ عرق ریزی
اُسنے تنہا کیا تمام اسے
ہین قواعد زبان اردو کے
یادگار سلف یہی ہین خلف
سمجھے کچھ بہی نکلی عدد اسمین
سال طبع اسکا کوئی کہتا ہو
نام لے اسکا کوئی پڑہکا کچہ

غور کیجے تو خدمت خادم
مرحبا طبع و ہمت قائم
بے بہا ہے یہہ نسخہ ناظم
انکو توفیق ہو یہی دائم
ہین مولف سے اسلئے نادم
ورنہ سائل ہو گے تم ملزم
ہم کہینگے گزارش ناظم ۱۳۰۲ھ

از طبع رسائے سخنور یکتا محقق بے ہمتا شہزادہ

حافظ مرزا منیر الدین صاحب ضیا گورگانی دہلوی مصنف تحقیقات ضیا

وہ محقق جناب ناظم ہین ہو نہین سکتی جنکی کچھ توصیف
ایسی لکھی کتاب کار آمد جسکو ہر اک سمجھ لے بے تکلیف
قاعدے ہین زبان کے مرقوم وزن اشعار کی بھی ہے تعریف
اسکی تاریخ تم یہہ کہدو ضیا خوب کی ہے مفید یہہ تالیف
۱۳۲۳ ھ

چکیدۂ کلک گہر سلک طوطی شکرستان خوش مقالی و استاد مسلم الثبوت جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب ظہیر دہلوی

ناظم ملک معانی اکنون وہ خجستہ کتابے زیبا
بحر در کوزہ ندیدہ است کسے شد مہیا بعنایات خدا
فکر تاریخ چو کردم بے سال آمد از ذروۂ افلاک ندا
از سر جہد پذیرفت ظہیر زینت طبع معین الشعرا
۱۳۲۳ ھ

از شاعرِ شیرین گفتار منشی محمد عابد علی صاحب غبارؔ
تلمیذِ حضرتِ مولف

طبع شد تالیفِ نادر اے غبارؔ — بہر اصلاحِ زبانِ خاص و عام

سالِ تاریخش بہ پیشِ اوستاد — عرض کردم چشمۂ فیضِ مدام

۱۳ [illegible] ھ

نتیجۂ طبعِ بحرِ مواجِ سخندانی غواصِ قلزمِ معانی
جناب ابو الرضا سید رضی الدین حسن صاحب کیفیؔ حیدرآبادی

لائقِ دید ہے تالیفِ جنابِ ناظم — دلِ روشن کو ملے تحفۂ چشمِ بینا

اختلافِ گلِ مضمون ہے کہ گلدستۂ خلد — ہے سواد اور بیاض اسکی چشمِ حورا

مجتمع اسمیں ہیں ہر قاعدۂ واحد و جمع — بحث تذکیر کی تانیث کی بالکل ہے جدا

قاعدے علمِ عروض اور قوافی کے بھی ہیں — متفرق بھی قواعد ہیں بہت اسکے سوا

صرفیوں نے سیکھے صرف الکلمہ پڑھ کر — نحویوں نے سیکھے نحو کلام اسمیں کیا

بے نظیر اسمین ہین اشعار نظیر آئین جہان
شعر ہر مثل ہے لکھا ہے مثالاً جس جا

شرح ہی متن ہی مجمل ہی مفصل ہے یہہ
مندرج اسمین ہے ہر کلیۂ استثنا

دیکھنے کو تو بظاہر ہے یہہ چھوٹی سی کتاب
لیکن اسمین ہے ہر احسن معانی کا مزا

وہ مطول ہے کہ ہو مختصر اسپر قربان
مختصر ایسی ہو جان مطول بھی فدا

اسکی تعریف سے کیفی کی زبان قاصر ہے
دیکھنے والے خود اندازہ کرینگے اسکا

بہرہ ور اسسے ہر اک طالب فن ہو یارب
سعی مشکور مولف کی ہو میری ہے دعا

سال تالیف بہ سن طبع مری رایہہ ہے
قابل قدر ہے دلچسپ معین الشعرا

از شاعر شیرین زبان رنگین بیان خوشنویس
منشی محمد محمود علی صاحب محمود تلمیذ حضرت مولف

ہے سرے استاد کی یہہ تالیف
دوستونکو بہت ہے یہہ مرغوب

حاسدونسے غرض نہین محمود
ہم تو کہتے ہین یہہ نسخہ خوب

تاریخ طبع از شاعر بے ہمتا جناب منشی غلام حسن صاحب یکتا تلمیذ حضرت ناظم

حضرت ناظم کا استادانہ رنگ	ہوگیا احباب کے مثل سند
اور اس تالیف اس تصنیف سے	بڑھ گیا حساد کے دلکا حسد
از سر ہدیہ کہا یکتا نے سال	تحفۂ اردو زبان مستند

اشتہار